تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّۃ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّۃ

فتاوٰی رضویہ

تصنیف لطیف: اعلٰی حضرت، مجدد امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

جاہلوں کو عادت پڑ جائے گی، اور اب سوال یہ ہے کہ نماز میں تو کوئی نقصان نہیں ہوگا؟

الجواب

سنّت یہ ہے کہ سمع اللہ کا سین رکوع سے سر اٹھانے کے ساتھ کہیں اور حمدہ کی ہ سیدھا ہونے کے ساتھ ختم، اسی طرح ہر تکبیرِ انتقال میں حکم ہے کہ ایک فعل سے دوسرے فعل کو جانے کی ابتداء کے ساتھ اللہ اکبر کا الف شروع ہو اور ختم کے ساتھ ختم ہو، امام مذکور جو اس طرح کرتا ہے دو باتیں خلافِ سنّت کرتا ہے سمع اللہ لمن حمدہ کا سجدہ کو جاتے ہوئے ختم کرنا اور سجدہ کو جانے کی تکبیر سجدہ کو جھکنے کی ابتدا سے شروع نہ کرنا، ان وجوہ سے نماز دو کراہتوں سے مکروہ ہوتی ہے، اسے سمجھایا جائے کہ خلافِ سنّت نہ کرے۔ اگر نہ مانے اور اس سے بہتر امام سُنّی صحیح العقیدہ صحیح القرأۃ صحیح الطہارۃ مل سکے تو اس کو بدل دیا جائے مقتدی خلافِ سُنّت میں اس کی پیروی نہ کریں بلکہ رکوع سے سر اٹھانے کے ساتھ اللھم ربنا لک الحمد کا الف اور جو حرف ربنا لک الحمد پڑھتا ہو وہ ربنا کی ر شروع کریں اور سیدھے ہوجانے کے ساتھ حمدہ کی دال ختم ہوجائے پھر سجدہ کو جانے کے ساتھ اللہ اکبر کا الف شروع کریں اور اللہ کے لام کو بڑھائیں جب سر رکھنے کے قریب پہنچیں اللہ کی ہ اور عین سر زمین پر پہنچتے وقت اکبر کی ر ختم کریں۔ لام کو بڑھانا اس لئے کہ یہ راستہ طے کرنے میں اگر لام کو نہ بڑھایا تو اکبر سجدے میں پہنچنے سے پہلے ختم ہوجائے گا اور یہ خلافِ سنّت ہے یا راستہ پورا کرنے کو اکبر کا الف یا ب بڑھائیں گے اور اس سے نماز فاسد ہوتی ہے، یا ر بڑھائیں گے اور یہ غلط و خلافِ سنّت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۲۰ از موضع میمونڈی بزرگ مسئولہ سید امیر عالم حسن صاحب ۲۶ شعبان ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں زید کہتا ہے کہ نماز فریضہ بجماعت جو شخص ادا کرلے تو اس پر لازم ہے کہ جب تک امام بعد سلام کے دُعا نہ مانگے تب تک مقتدی بھی دُعا نہ مانگے اگرچہ کیسا ہی ضروری کام ہو خواہ نمازِ فجر ہو یا ظہر ہو یا عصر ہو یا مغرب یا عشا، اگر امام سے پہلے دُعا مانگ کر مقتدی اُٹھ جائیگا تو وہ گناہگار ہو جائے گا اور امام کی اطاعت سے نکل جائے گا۔ عمرو کہتا ہے کہ اگر امام نے سلام پھیر دیا تو مقتدی امام کی اطاعت سے نکل گیا اب مقتدی کو اختیار ہے کہ وہ انتظار دعائے امام کرے یا نہ کرے اگر انتظار کیا تو فبہا ورنہ چلے آنے سے گنہگار نہ ہوگا اور نہ اطاعتِ امام سے دُور۔ اب علمائے دین کی خدمت میں عرض ہے کہ اس کا پورا پورا ثبوت کیوں نہ دیا جائے کہ زید کا قول ثابت ہے یا عمرو کا، اور اس کا بھی ثبوت دیا جائے کہ کھانے پر فاتحہ پڑھنا درست ہے یا نہیں، اور غیر مقلد وہابڑا و تعلیمافتہ مدرسۂ دیوبند کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ بیّنوا توجروا۔

الجواب

عمرو کا قول صحیح ہے ہاں جماعت کے ساتھ دعا میں برکت ہے اس کے لئے انتظار بہتر ہے اور اگر کوئی ضرورت جلدی کی ہو تو جا سکتا ہے کوئی حرج نہیں ورنہ مسلمانوں کی جماعت کے خلاف بات پسندیدہ نہیں' کھانے پر فاتحہ پڑھنا درست ہے اس میں کتابیں تصنیف ہو چکیں' جو نادرست کہے وہ بتائے کہ اللہ و رسول نے اسے منع فرمایا یا تم منع کرتے ہو، اگر اللہ و رسول نے منع فرمایا تو بتاؤ اور اگر تم منع کرتے ہو تو تم شارع نہیں اپنا سر کھاؤ۔ غیر مقلد وہابی دیوبندی سب اسلام سے خارج ہیں اور ان کے پیچھے نماز باطل محض والتفصیل فی حسام الحرمین والنھی الاکید وغیرھما (اور اس مسئلہ کی تفصیل حسام الحرمین اور النھی الاکید وغیرہ میں ہے۔ت) واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم

مسئلہ ۴۲۱ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ عورتوں کو نیت نماز میں ہاتھ سینہ پر باندھنا چاہئے اور بوقت قعدہ التحیات میں دونوں پاؤں بچھا کر بیٹھنا چاہئے اور پاؤں کی گرہ بھی ڈھکی رکھنا چاہئے اور بعض کہتے ہیں کہ گرہ نہ ڈھکی جائے۔ اب علمائے دین فرمائیں کہ عورتوں کا نیت نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا اور قعدہ التحیات میں پاؤں بچھا کر بیٹھنا جائز ہے یا نہیں، اور بعض کہتے ہیں کہ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی نماز پڑھنا چاہئے جس طرح مرد ایک پاؤں بچھا کر قعدہ میں بیٹھتے اور زیر ناف ہاتھ باندھتے ہیں اور پاؤں کی گرہیں کھلی رہتی ہیں اسی طرح عورتوں کو بھی چاہئے یعنی جو قاعدہ مردوں کی نماز کا ہے وہی عورتوں کا ہے۔ اب حضور سے امیدوار ہیں کہ اس کا پورا پورا ثبوت حوالۂ کتب و آیت و حدیث کے کیوں نہ دیا جائے کہ عورتوں کو کس طرح اور کس قاعدے سے نماز پڑھنا چاہئے۔

الجواب

زید کا قول صحیح ہے سب کتابوں میں اسی طرح ہے اُن بعض کا قول محض باطل ہے اور عورت کے گٹے ستر عورت ہیں ان کا کھلنا جائز نہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۴۲۲ از گولڑہ ضلع راولپنڈی مکان حضرت پیر صاحب مرسلہ حمید اللہ صاحب پیر المعروف بہ نعمان ملا۔ ۱۲ صفر ۱۳۳۸ھ۔

رفع سبابہ کے بارے میں جناب کا کیا عمل ہے؟

الجواب

فقیر اور فقیر کے آبائے کرام و مشائخ عظام و اساتذۂ اعلام قدست اسرارہم کا ہمیشہ معمول باتباع احادیث متواترہ و ارشادات کتب متکاثرہ رفع سبابہ رہا اور اسے سنت جانتا ہے تفصیل کلام بدائع امام ملک العلماء و فتح القدیر امام محقق علی الاطلاق وغیرہما کلمات شراح محققین و فتاوٰی فقیر میں ہے واللہ